# جماعت احمدیہ کے جلسۂ خلافت جوبلی کی شاندار کامیابی

گذشتہ دسمبر کے آخری عشرہ میں محض خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے جماعت احمدیہ کا جلسۂ خلافت جوبلی جس شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے اپنے امام ومقتدا کی ذات والاصفات سے متعلق جس عقیدت اور شیفتگی کا اظہار کیا اور اس تقریب پر جماعت احمدیہ نے اپنی تنظیم اور ہر پہلو سے نہایت اعلےٰ انتظام کا جو نمونہ پیش کیا۔ اس نے ہر سنجیدہ اور معقول انسان پر خاص اثر کیا ہے۔ اور ہر طبقہ اور ہر درجہ کے جو مسلم وغیر مسلم اصحاب تشریف لائے تھے۔ وہ بے حد متأثر ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک فراخدل غیر مسلم معزز معاصر "پارس" (۱۱۔ جنوری) نے بھی بایں الفاظ اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کہ:۔

"گو تعصب کے باعث ملک کے مسلم اور غیر مسلم اخبارات نے قادیان کے گذشتہ عظیم الشان اجتماع اور جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن جنہوں نے اس سالانہ تقریب کو بچشم خود دیکھا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی تنظیم۔ اپنے پیشوا میں اس کی عقیدت اور مذہبی اصولوں پر عمل قابل رشک ہے"

جن مسلم اور غیر مسلم اخبارات نے جماعت احمدیہ کے گذشتہ جلسہ کا ذکر اپنے صفحات میں نہیں کیا۔ انہوں نے اصولِ صحافت سے متعلق سخت کوتاہی سے کام لیا۔ اور فرض شناسی کا ثبوت نہیں دیا۔ کیونکہ سیاسی اور ملکی اخبار نویسی کا یہ بنیادی اصل ہے۔ کہ ملک میں جو بھی اہم واقعہ ہو۔ اس کا ذکر دیانت داری کے ساتھ ضرور کیا جائے۔ اور پبلک کو اس کے متعلق پوری اور صحیح واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ مگر افسوس کہ پنجاب میں اخبار نویسی نے ایسا رنگ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ بڑے سے بڑے اور اہم سے اہم واقعہ کو صرف اس لئے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ کہ جس جماعت یا قوم سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔ اس کے متعلق تعصب پایا جاتا ہے۔ اگر پنجاب میں اخبار نویسی کا درجہ اس قدر گرا ہوا نہ ہوتا تو کس طرح ممکن تھا۔ کہ نہ صرف ہندوستان کے تمام حصوں کے بلکہ بیرونِ ہند کے ہزاروں افراد کا جو شاندار اجتماع قادیان میں ہوا اس کا ذکر تک نہ کیا جاتا۔ گو یہ اخبار نویسی کا کوئی اعلےٰ معیار نہیں۔ تاہم عام اخبارات کی خاموشی بھی ایک رنگ میں ہمارے جلسۂ خلافت جوبلی کی کامیابی کا اعتراف ہے کیونکہ انہوں نے اگر اس جلسہ کے صحیح حالات شائع نہیں کئے۔ تو کسی رنگ میں کوئی غلط بات بھی تو شائع نہیں کی۔ بلکہ کامل خاموشی اختیار کر لی:۔

مگر ان اخبارات کے علاوہ بعض ایسے اخبارات بھی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے ساتھ انتہائی بغض اور عداوت رکھتے ہیں۔ اور جنہیں جماعت احمدیہ کی اچھی سے اچھی چیز بھی معیوب نظر آتی ہے۔ وہ خاموش نہیں رہ سکے۔ چنانچہ اخبار "پیغام صلح" اور "اہلحدیث" نے حسب عادت مخالفانہ اور معاندانہ نکتہ چینی کی ہے لیکن خدا کی شان! ان کی اس قسم کی نکتہ چینی سے بھی جلسہ خلافت جوبلی کی غیر معمولی کامیابی کا ثبوت ملتا ہے:۔

"پیغام صلح" (۹۔ جنوری) لکھتا ہے:۔

"گذشتہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں قادیان کے اندر محمودی خلافت کی جوبلی زور شور کے ساتھ منائی گئی۔ دُور و قریب کے ہزاروں محمودی حضرات نے اس میں شرکت کی غیر معمولی ہجوم تھا۔ عرسوں۔ میلوں۔ اور سیاسی جلسوں کی سی رونق وکیفیت تھی۔ خوب جلوس نکلے۔ فلک شگاف نعرے لگائے گئے۔ خلیفہ صاحب نے پرچم کشائی کی رسم نہایت شان کے ساتھ ادا کی مریدوں نے ایڈریس اور تحفے پیش کر کے عقیدت کا اظہار کیا۔ طول طویل تقریریں خلافت کے موضوع پر ہوئیں۔ مہمانوں کی تعداد کثیر تھی۔ قادیان کے چائے خانے دن رات گرم۔ اور وہاں کا لنگر کئی روز وسیع پیمانے پر جاری رہا۔ وردی پوش رضاکاروں نے بھی اچھی خاصی چہل پہل پیدا کر دی تھی سلامیوں اور پہروں کا خاص اہتمام تھا۔ غرض یہ جوبلی کی تقریب جناب خلیفہ صاحب کی شان و شوکت کا اظہار اور ان کی جماعت کی تنظیم کثرت اور پیر پرستی کی ایک نمائش تھی"

ان سطور میں جو "پیغام صلح" ایسے معاند اخبار سے بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں یہ اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ دُور و قریب سے ہزاروں احمدی آئے۔ ہجوم غیر معمولی تھا۔ مہمانوں کی تعداد کثیر تھی۔ پرچم کشائی نہایت شان و شوکت کے ساتھ کی گئی۔ مریدوں نے عقیدت کا شاندار رنگ میں اظہار کیا۔ غرض "پیغام" کے نزدیک اس تقریب پر حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان و شوکت حضور کی جماعت کی تنظیم اور کثرت کا اظہار ناقابل انکار طریق پر ہوا۔ چونکہ یہ وہ باتیں ہیں۔ جو غیر مبایعین کی سالہا سال کی غلط بیانیوں۔ افترا پردازیوں اور فریب کاریوں کا پردہ چاک کر دینے والی ہیں۔ اس لئے ان کے اعتراف کے سلسلہ میں "پیغام" نے جو بعض ناگوار الفاظ استعمال کئے ہیں۔ وہ ایک ایسی اضطراری حرکت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خفت نے سخت معاندین کو بھی ...

خلافت جوبلی کی کامیابی کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔

دوسرے معاند اخبار "اہلحدیث" نے اپنے ۱۲؍جنوری کے پرچہ میں جو مضمون لکھا ہے۔ اس کی حسب ذیل سطور ملاحظہ ہوں۔

"قادیان میں اس دفعہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا جس کی تیاری بڑے زور شور سے ہو رہی تھی۔ روپیہ بھی کافی جمع ہوا۔ آدمی بھی .... اس کی تہ میں یہ راز ہے کہ قادیان سے تاکید شائع ہوئی تھی۔ کہ ہر احمدی اپنے پاس سے کرایہ دیکر ایک دو مسلمانوں کو ساتھ لائے چنانچہ ایسا ہی ہوا"۔

قادیان سے بے شک یہ تحریک ہوتی رہی ہے کہ تشریف اور حق جو غیر احمدی اصحاب کو ساتھ لایا جائے اور یہ تحریک ہر سال ہی کی جاتی ہے مگر یہ قطعاً نہیں کہا گیا کہ ہر احمدی اپنے پاس سے کرایہ دیکر ایک دو مسلمانوں کو ساتھ لائے۔ غیر احمدی اصحاب کے کثرت سے تشریف لانے کی یہ وجہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے پاس سے گھڑ لی ہے۔ اور اس طرح وہ غلط بیانی کے علاوہ ان شرفا اور معزز اصحاب کی ہتک کے بھی مرتکب ہوئے ہیں۔ جو محض احقاق حق کے لئے اپنا مال صرف کر کے یہاں تشریف لائے۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کو آخری عمر میں مال و دولت کی محبت اس قدر غالب ہوتی جا رہی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کسی کو کرایہ مل جائے تو پھر جہاں کوئی چاہے لے جائے۔

غرض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ خلافت جوبلی اس قدر شاندار اور اتنا کامیاب ہوا ہے کہ مخالفین

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲؍جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال نزلہ کی وجہ سے علیل ہے۔ باوجود اس کے حضور نے آج ان ذمہ داریوں کے متعلق خطبہ پڑھا۔ جو جشن خلافت جوبلی منانے کے بعد جماعت پر عائد ہوتی ہیں۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت۔ بخار۔ سر درد۔ زکام اور کھانسی کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے۔

میاں انس احمد ابن صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو خسرہ کی وجہ سے تیز بخار ہے صحت کے

## صدر جمہوریہ ترکی کی طرف سے شکریہ کا تار

## جماعت احمدیہ کے ناظر صاحب امور خارجہ کو

۸؍جنوری کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ نے مصیبت زدگان ترکی کے متعلق ہمدردی کا جو تار صدر جمہوریہ ترکی کی خدمت میں بھیجا تھا اس کا جواب آج شام کے ساڑھے سات بجے صدر جمہوریہ ترکی کی طرف سے فرانسیسی زبان میں جناب سید زین العابدین صاحب کو موصول ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"آپ کے ہمدردانہ پیغام سے ہم بہت ہی متاثر ہوئے ہیں۔ اور صدر جمہوریہ ترکیہ نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں اس کے متعلق آپ کا شکریہ ادا کروں۔

کمال گیدیلگ۔ جنرل سیکرٹری انقرہ"

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

# ایک ادنیٰ خادم سے سلوک



مارچ ۱۹۱۴ء میں خاکسار پٹیالہ تھا۔ جہاں مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی زیر نگرانی وہاں انگریزی ادویات کی دوکان کھولی ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے انتقال کی خبر پہونچی۔ تو جماعت کا غیر معمولی اجلاس بلایا گیا۔ جس میں طے پایا۔ کہ پٹیالہ کی جماعت کی طرف سے دو آدمی منتخب کرکے دارالامان بھیجے جائیں۔ اور وہ سب جماعت کی طرف سے جو خلیفہ بھی ہو اس کی بیعت کر آئیں۔ چنانچہ خاکسار اور حضرت مولوی محمود الحسن صاحب جو نہایت بوڑھے تھے۔ اور کسی سکول میں مدرس تھے قادیان جانے کے لئے تیار کئے گئے بعد دوپہر ہم دونوں پٹیالہ سے روانہ ہوکر غالباً عصر کے قریب یا شام کے وقت راجپورہ پہونچے۔ وہاں سے ہم میل ٹرین پر سوار ہوئے۔ تھرڈ کلاس کا ایک ہی ڈبہ تھا۔ اور سواریوں سے اس قدر لبریز تھا۔ کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مولوی صاحب مرحوم کو میں نے ایک کونے میں جوں توں کرکے بٹھا دیا۔ اور خود کھڑا رہا۔ تمام رات میں نے کھڑے ہی گزاری۔ جب جالندھر گاڑی پہونچی تو ایک شخص جو پھٹے کے اوپر بستر کرکے سو رہا تھا۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ آپ میرے بستر پر آکر آرام کریں اور میں نیچے آجاتا ہوں۔ میں غنیمت سمجھ کر اس بسترہ میں جا لیٹا۔ اور جب گاڑی جنڈیالہ پہونچی تو میں نیچے اتر آیا۔ اور وہ شخص اپنے بستر پر چلا گیا۔ بستر پر جانے کے بعد اس نے مجھے کہا۔ کہ میری جیب میں بٹوا نہیں ہے۔ جس میں پانچ روپیہ کا نوٹ تھا۔ اور لدھیانہ میں میں نے اُسے جیب میں رکھا تھا۔ چونکہ ہم نے امرتسر گاڑی چھوڑ دینی تھی۔ اس لئے میں نے اُسے کہا۔ کہ اگر آپ کو مجھ پر شبہ ہے۔ تو میں اس وقت آپ کے پاس حاضر ہوں۔ آپ بڑی خوشی سے میری تلاشی لے سکتے ہیں۔ مگر اس نے امرتسر پہونچ کر مجھے پولیس کے حوالے کر دیا اور خود اپنا سفر جاری رکھا۔ میری یہ حالت دیکھ کر مولوی محمود الحسن صاحب بہت گھبرائے۔ اور وہ قادیان روانہ ہو گئے۔ عصر کے قریب وہ قادیان پہونچے۔ اور جاتے ہی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مفصل حالات عرض کئے۔ حضور نے اسی وقت شیخ نور احمد صاحب مرحوم کو جو حضور کے مختار تھے۔ سپیشل یکہ کرا کر امرتسر پہونچنے کا ارشاد فرمایا۔ اور میری مدد کرنے کا حکم دیا۔ شیخ نور احمد صاحب رات گئی امرتسر ریلوے پولیس چوکی میں پہونچے۔ جہاں خاکسار زیر حراست تھا۔ اور مجھے تسلی دیتے ہوئے لاہور شیخ عبد الحمید صاحب سے حالات بیان کرنے کے لئے چلے گئے۔ پھر صبح نمودار ہونے سے پہلے شیخ صاحب امرتسر آگئے۔ پولیس نے مجھے بے قصور قرار دے کر آزاد کر دیا۔ جو محض حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے نتیجہ میں تھا۔ یہ ایک معمولی واقعہ ہے۔ مگر دل پر نہایت اثر کرنے والا ہے۔ اور اس سے واضح ہے۔ کہ حضور کو اپنے ادنےٰ خادموں کا کس قدر خیال تھا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ حضور کے وجود مبارک کو سلامت رکھے۔ اور بڑی لمبی عمر عطا فرمائے ÷

خاکسار محمد عبد اللہ قلعہ صوبا سنگھ

## قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجیں

جن اصحاب کے نام اخبار میں شائع ہو چکے ہیں وہ براہ مہربانی منی آرڈر ارسال فرمائیں تو محصول ڈاک میں کفائت رہے۔ ورنہ وی پی وصول کرنے کے لئے

# عید کے موقعہ پر جانوروں کی قربانی

## اور اس کے متعلق احکام اسلامی



خدا کے فضل و کرم سے اب وہ مُبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ جس میں مسلمان ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کے احیاء کے لیے جانوروں کی قربانی دیں گے اور خوش ہوں گے۔ کہ وہ ایک مذہبی فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہو رہے ہیں۔

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا ان کی خوشی یہیں تک محدود ہوگی۔ کہ وہ چند روپے خرچ کر کے کوئی بھیڑ۔ یا بکری یا کوئی اور جانور جو حدیث و سنت سے ثابت ہو۔ ذبح کر دیں گے۔ اور اس کا گوشت مساکین و یتامیٰ اور اعزار و اقارب میں تقسیم کریں گے۔ اور خود وہ گوشت کھائیں گے۔ اچھا لباس پہنیں گے۔ دوستوں۔ عزیزوں سے ملیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اگر ان کی خوشی کا منتہا یہی ہے۔ تو کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اس قربانی۔ اور اس دن کے داعیات کی طرف غور ہی نہیں کیا۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم۔ (حج ع ۵) یعنی تمہاری ان قربانیوں کا جو تم خدا تعالےٰ کے نام پر کرتے ہو۔ گوشت اور خون خدا کو نہیں پہونچتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ تک جو چیز پہونچتی ہے۔ وہ تمہارا تقوےٰ ہے خدا تعالےٰ کے اس ارشاد سے ثابت ہے۔ کہ جو شخص محض نمود و نمائش کے لیے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کرتا ہے۔ اور یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ کے لیے اتنی قربانیاں دیں۔ یا کم از کم اپنے دل میں ہی فخر و ناز کرتا ہے۔ اسے آگاہ رہنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ صرف ہماری قربانیوں کو ہی نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ ہمارے اخلاص اور ہماری اطاعت و فرمانبرداری کی اصل رُوح کو دیکھتا ہے

پس یہ امر ہر وقت ہمارے پیش نظر ہونا چاہیئے۔ کہ ہماری قربانیاں فی الحقیقت ہمیں اطاعت و فرمانبرداری اور تقوےٰ کی صحیح راہوں پر قدم زدن ہونے کے لیے سبق دینے کا ذریعہ بنیں۔ غور کیجئے۔ ایک جانور جسے نہ ہم نے پیدا کیا۔ نہ اس کی روزی ہم نے پیدا کی۔ اور نہ اس کی ذات کے لیے جسقدر اشیاء کی ضرورت ہے۔ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ہماری پیدا کردہ ہے لیکن صرف چند ٹکے خرچ کر کے اس کے گلے پر چھُری پھیرنے کے حقدار بن جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں نصیحت حاصل کرنی چاہیئے اور اپنے نفسوں پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہمارا ذرہ ذرہ خدا تعالےٰ کی مخلوق ہے جسم ہے تو اس کی مخلوق۔ جان ہے تو وہ اس کی پیدا کردہ۔ پھر جن اشیاء پر ہماری زندگی کا انحصار اور دارومدار ہے وہ سب کی سب اسی پاک ذات کی بنائی ہُوئی ہیں۔ ایک جانور کو جس کی کوئی چیز بھی ہماری بنائی ہُوئی نہیں۔ ہم صرف چند روپے خرچ کر کے اس کو ذبح کر دیتے ہیں۔ تو وہ خدا جس کی ربوبیت کا ہمارا ذرہ ذرہ محتاج ہے۔ کیا ہم کو کسی طور سے بھی کوئی استحقاق پہونچتا ہے کہ ہم اس کے اوامر یا نواہی سے سر مو انحراف یا اختراز کریں۔ اور اس کی حدود کو توڑیں۔ اور اس کی رضا کے مقابلہ میں اپنی نفسانی خواہشات کو مقدم کریں۔ اس کی اطاعت کی بجائے اپنے نفس کی پیروی اور اطاعت کریں۔ نہیں قطعاً نہیں۔ ایسا کرنے کا حق تو کُجا اس کے احسانات کے آگے ایسا کرنے کا ارادہ بھی روا نہیں ہو سکتا

پس عید کے موقعہ پر جانوروں کی قربانی دراصل ہمیں اس طرف متوجہ کرتی ہے۔ کہ ہم اپنے خالق۔ اپنے مالک۔ اپنے رازق اور اپنے رب کے حضور اپنے آپ کو ڈال دیں۔ اور اس کی رضا کی راہوں پر اپنے نفس کو چلائیں۔ اور اپنی تمام طاقتوں کو اس کے اوامر و نواہی کے ہاتھ میں دے دیں۔ تقوےٰ و طہارت کی زندگی اختیار کریں اور کبر و غرور اور انانیت کے مجسموں کو توڑ پھوڑ دیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
وہ دُور ہے خُدا سے جو تقویٰ سے دور ہے
ہر دم اسیر نخوت و کبر و غرور ہے
تقوےٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس راہ کے لئے رہ عشرت کو چھوڑ دو
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

پس جانوروں کی قربانی میں اسلام نے یہی غرض پنہاں رکھی ہے۔ کہ لوگ قربانی کر کے خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری اور بندگی میں ترقی کریں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خطبۂ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔ "اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا۔ کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ یہ قربانیاں خدا تعالےٰ کے قُرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔ اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے۔ اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں۔ اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نُسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنے نُسک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے۔ جن کا ذبح کرنا مشروع ہے" (ص ۲)

پس وہ شخص جس نے جانوروں کی قربانیاں کیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے نفس کو قربان نہ کیا۔ اس نے قربانی کی اصل حقیقت اور قربانی کی صحیح رُوح کو نہ سمجھا۔ اور اس غرض اور مقصد کو حاصل نہ کیا۔ جو روحانی طور پر قربانی سے حاصل کرنا چاہیئے:۔

اب ذیل میں عید اور قربانی کے متعلق ضروری احکام درج کئے جاتے ہیں:۔

ماہ ذوالحجہ میں جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ ان کے لئے اعلےٰ اور ارفع کام حج بیت اللہ ہے۔ لیکن یہ تو امت کے بعض افراد کو ہی میسر آ سکتا ہے۔ ہاں ایسی عبادات جن میں اکثر لوگ شریک ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں مختصراً درج کی جاتی ہیں:۔

۱۔ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کی فجر کی نماز کے بعد سے کر تیرھویں تاریخ کو عصر تک بعد سلام نماز فرض حسب ذیل تکبیرات کہیں:۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد تین مرتبہ۔ یہ تکبیرات اگر باوازِ بلند کہی جائیں۔ تو مناسب ہے

۲۔ دسویں تاریخ کو سُورج کے بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز صلوٰۃ العید

جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے:

۳۔ بعد نماز عید کے قربانی کرنی چاہیئے قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور بارھویں تاریخ تک رہتا ہے:

۴۔ قربانی۔ اونٹ۔ گائے۔ دنبہ۔ بکرے کی ہوسکتی ہے۔ بھیڑ بھینس کو بھی حنفی علماء نے جائز رکھا ہے۔

اونٹ ۵ سال کا۔ گائے ۲ سال کی بکری۔ دنبہ ۲ سال کا۔ بشرطیکہ یہ قربانی کے حیوانات لنگڑے۔ اندھے۔ یک چشم نہایت دُبلے۔ کان کٹے اور بیمار نہ ہوں سینگ ٹوٹا بھی مناسب نہیں۔ نر و مادہ کی کوئی تخصیص نہیں۔

۵۔ ایک گائے اور ایک اونٹ کی قُربانی سات آدمیوں کی طرف سے ہوسکتی ہے۔

۶۔ قُربانی سنت موکدہ ہے۔ جس شخص میں قُربانی دینے کی طاقت ہو۔ وُہ ضرور کرے۔

۷۔ قُربانی کا گوشت خواہ خود استعمال کیا جائے خواہ صدقہ دے دیا جائے۔ کھال فروخت کرنا منع ہے۔ احمدیوں کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کھال یا اس کی قیمت بمد صدقات ارسال کرنی چاہیئے۔

۸۔ اگر دو سالہ مینڈھا یا بکرا نہ ملے تو ایک سالہ بھی ہوسکتا ہے۔ اور دنبہ سال سے کم کا بھی ہو تب بھی جائز ہے۔

۹۔ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون امر ہے۔ جس وقت قربانی کرنے لگیں تو یہ آیات پڑھ لینی چاہئیں

انی وجهت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما انا من المشرکین

وان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین۔

پھر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کردیں۔ قربانی کرتے وقت اپنی زبان میں بھی یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدایا میری اس قربانی کو قبول کر۔ اور اگر کسی دوسرے کی ہو تو اس کا نام لینا چاہیئے:

# نشانات و معجزات اسلام کا زندگی بخش جام ہیں

## اخبار "اہلحدیث" کی عاقبت نا اندیشی



### مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا اعتراف عجز

۱۸۹۶ء میں جب لاہور میں جلسہ اعظم مذاہب ہوا۔ تو اس میں عام مسلمانوں کی طرف سے جو نمائندے پیش ہوئے ان میں ایک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے مضمون میں نبوت کا ذکر کرتے ہوئے کہا انبیاء اپنے اپنے زمانوں میں ہمیشہ نشانات و معجزات دکھاتے رہے ہیں۔ لیکن "یہ وہ وقت ہے کہ لوگ معجزہ سے ہنستے ہیں۔ معجزہ مانگتے ہیں لیکن انبیاء فوت ہو چکے۔ امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے۔ بیشک وارث انبیاء ولی تھے۔ وُہ کرامت رکھتے اور برکات رکھتے تھے۔ لیکن وُہ نظر نہیں آتے زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے۔ اور ہم کو گذشتہ انبیاء کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں دکھا سکتے"

(رپورٹ صفحہ ۱۴۶)

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ

اس کے مقابلہ میں اسی جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ایک معرکۃ الآرا مضمون پڑھا گیا۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے تمام مضامین پر بالا رہا۔ آپ نے اپنے مضمون میں فرمایا۔ "میں بنی نوع پر ظلم کروں گا۔ اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وُہ مقام جس کی میں نے تعریفیں کی ہیں اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی۔ وُہ خدا کی عنایت نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گم گشتہ کا پتہ دوں۔ اور سچائی قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے اور پانیوالے تھوڑے ہیں۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وُہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے۔ وُہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وُہ سنیں۔ اور قصول کو چھوڑیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں وُہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے۔ وُہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دُور ہو جاتے ہیں وُہ آئینہ جس سے اس برترہستی کا درشن ہوتا ہے۔ خدا کا وُہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں جس کی رُوح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو۔ اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی۔ اور حجاب کس دوا سے اٹھے گا۔ میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ صرف اسلام ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے۔ اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدت سے مہر لگا چکی ہیں۔ سو یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے مہر نہیں بلکہ محرومی کی وجہ سے انسان ایک حیلہ پیدا کر لیتا ہے۔ اور یقیناً سمجھو۔ کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں۔ یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں۔ اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں۔ کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا مونہہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔"

(رپورٹ صفحہ ۲۰۱ و ۲۰۲)

### درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام انجیل میں فرماتے اور بالکل درست فرماتے ہیں۔ کہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" اگر نعوذ باللہ اسلام کا درخت اب شیریں اثمار پیدا کرنے سے قاصر ہے اگر اس کی شاخیں خشک ہو چکی ہیں۔ اگر اس کے پتے مرجھا چکے ہیں۔ اور اگر اس سے کسی زندگی بخش پھل کے اترنے کی امید نہیں کی جاسکتی۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کی طرف سے دنیا کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جاسکے کیونکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ "وُہ مذہب کچھ بھی نہیں۔ اور گندہ ہے اور مردار ہے اور ناپاک ہے۔ اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہونچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے۔ اور وُہ پر جو آسمان کی طرف اڑاتے ہیں۔ وہ یقین ہی ہے . . . . . . اور اس یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خُدا کا زندہ کلام ہے۔ جو زندہ نشان اپنے اندر اور اپنے ساتھ رکھتا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۹۶ و ۹۷)

### اسلام کی امتیازی شان

اگر کسی مذہب میں یقین کا یہ سامان نہیں۔ اور اگر وُہ زندہ نشانات اور تازہ معجزات اپنے ساتھ نہیں رکھتا۔ اور اپنے ماننے والوں کے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہیں کر دیتا۔ کہ وُہ ایک نئے انسان بن جائیں۔ اور ان کا ایمان نشانات اور معجزات پر قصول کے رنگ میں نہ رہے بلکہ خود وُہ خدا کا ایک چلتا پھرتا نشان بن جائیں۔ تو ایسے مذہب کو قبول کرنا بالکل بے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اس چیز کے مہیا کرنے سے قاصر ہے جکی پیاس ہر انسان کے دل میں پیدا کر دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج باوجود سینکڑوں مذاہب ہونے کے اسلام کے سوا کوئی مذہب ایسا نہیں جسکے پیرو یہ دعوے کرتے ہوں۔ کہ خدا ان سے ہمکلام ہوتا۔ اور ان کی تائید میں اپنے نشانات و معجزات دکھاتا ہے۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ وہ اپنے پیرووں کو الٰہی انعامات کا وارث بناتا ہے

جو پہلے انبیاء اور اولیاء کو ملے - مگر جلسہ مذاہب اعظم لاہور میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے یہ کہہ کر - کہ اب اسلام کرامت دکھانے والوں سے خالی ہو چکا ہے - بجائے اسلام کی خوبی اور برتری ثابت کرنے کے اس کی ہتک کا ارتکاب کیا - مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے احیاء اسلام کے لئے مبعوث فرمائے گئے اسی جلسہ میں اس کی تردید کی - اور اپنے آپ کو اسلام کی برکات کے زندہ نمونہ کے طور پر پیش کیا - اور دعویٰ کیا کہ آج مجھ سے خدا ہمکلام ہوتا ہے - اور یہ سب کچھ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت ہے -

## زندہ مذہب

اسکے بعد بھی یہ بات آپنے بار بار پیش کی - چنانچہ انجام آتھم کے آخر میں آپ فرماتے ہیں -

"میں پھر ہر یک طالب حق کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ دین حق کے نشان اور اسلام کی سچائی کے آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں وہ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں - مجھے بھیجا گیا ہے تا میں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو زندہ مذہب ہے - اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں - جن کے مقابلہ سے تمام غیر مذہب والے اور ہمارے اندرونی اندھے مخالف بھی عاجز ہیں - میں ہر یک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں - کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے - موسیٰؑ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسےٰؑ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ - میں بار بار کہتا ہوں - اور بلند آواز سے کہتا ہوں - کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحب کرامات بنا دیتا ہے - اور اسی کامل انسان پر امور غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں - اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا - چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ ہوں - میں دیکھ رہا ہوں - کہ بجز اسلام تمام مذاہب مردے

ان کے خدا مردے - اور خود وہ تمام پیرو مردے ہیں - اور خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق ہو جانا بجز اسلام قبول کرنے کے ہرگز ممکن نہیں - ہرگز ممکن نہیں - اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے - اور مردار کھانے میں کیا لذّت - آؤ میں تمہیں بتلاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے - اور کس قوم کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے - اسلام اسوقت موسیٰؑ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے وہ خدا جو نبیوں سے ساتھ کلام کرتا تھا اور پھر چپ ہو گیا - آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے "

## اسلام صاحب کرامات لوگوں سے کبھی خالی نہیں رہا

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی طرف سے اور اپنے ہم خیال مسلمانوں کی طرف سے کہا تھا - کہ " آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے " مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اسلام میں کوئی اہل کرامت موجود نہیں - وہ اندھا اور سیاہ دل ہے - اسلام وہ مذہب ہے - کہ کسی زمانہ میں اہل کرامت سے خالی نہیں رہا - اور اب تو اتمام حجت کے لئے کرامات کی نہایت ضرورت ہے اور وہ ضرورت خدا تعالےٰ کے فضل سے حسب المراد پوری ہو گئی ہے - کوئی شخص نہیں کہ کرامت نمائی میں اسلام کے مقابل ٹھہر سکے "

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۱)

غرض اسلام کی روحانی زندگی کا ثبوت اس کے تازہ نشانات اور زندہ معجزات ہی ہیں ؎

جس دیں کا صرف قصّوں پہ سارا مدار ہے
وہ دیں نہیں ہے ایک فسانہ گزار ہے
سچ پوچھئے تو قصّوں کا کیا اعتبار ہے
قصوں میں جھوٹ اور خطا بیشمار ہے
ہے دیں وہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں
زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہ یقیں

## اخبار اہلحدیث کا معجزات سے اغماض

مگر اب بھی بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو نشانات و معجزات کو عہد ماضی کی ایک خوشکن یاد تصور کرتے ہیں اور مسلمانوں کی عملی زندگی کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں سمجھتے چنانچہ انہی میں " اہلحدیث امرتسر " کا بھی شمار ہے - اس کی ۲۲ دسمبر ۲۹ء کی اشاعت میں ایک مضمون " رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کا اسوۂ حسنہ " کے زیر عنوان شائع ہوا ہے - جس میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا تتبع کرتے ہوئے نشانات و معجزات کے باب میں بالکل وہی رنگ اختیار کیا گیا ہے - جو انہوں نے اختیار کیا تھا - چنانچہ لکھا ہے :-

" مانا کے جتنے معجزے اور جتنی کرامتیں رسول اللہ کے حق میں منسوب کی جاتی ہیں - وہ سب صحیح ہیں - تو ذرا معجزات و کرامات کے دلدادہ احباب ہم کو بتائیں کہ ان سے ہم کو کیا حاصل ہوتا ہے - ہم ان پر قادر نہیں ہیں - اس لئے ہمارے لئے یہ مثال نہیں بن سکتی "

## رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک

اسی ضمن میں اہلحدیث نے بعض ایسے فقرات بھی لکھے ہیں - جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے - چنانچہ اہلحدیث لکھتا ہے :-

" خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کبھی اس کا اعلان کیا - کہ آپ صاحب معجزہ ہیں نہ کرامت سے لوگوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کی - بلکہ جب عرب کے لوگوں نے آپ سے فرمائش کی کہ - اگر آپ نبی اللہ ہیں - تو کوئی معجزہ یا کرامت دکھایئے - اس وقت آپ نے قرآن کریم کے الفاظ میں یہ جواب دیا - قل لوشاء اللہ ماتلوتہٗ علیکم ولا ادراکم بہ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون - تم مجھ سے معجزات کی فرمائش کرتے ہو - میں نے تو اپنی تمام زندگی تمہارے ہی درمیان بسر کی ہے - کیا یہ کافی نہیں ؟

" یہ تھا وہ اسوۂ حسنہ جو آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیا - معجزات کی جگہ اپنی زندگی پیش کی - اور خوارق کی جگہ سچائی کی عظمت کو ظاہر کیا - لیکن ہم ہیں کہ اس زندگی سے بے خبر - اور اس پیغام صداقت سے بے پروا - صرف کرامت و معجزات کی تلاش ہے "

## اہلحدیث کا اسلام پر حملہ

ان سطور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو یہ دعوےٰ کیا گیا ہے کہ آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ میں صاحب معجزہ ہوں - اور اگر آپ سے معجزات کا تقاضا کیا گیا - تو آپنے صرف اپنی زندگی کا نمونہ پیش کر دیا - اس کے متعلق تو پھر لکھا جائیگا اس وقت جس امر کے متعلق ہم کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے - کہ اہلحدیث نے یہ لکھ کر کہ معجزات کا صدور اب نہیں ہو سکتا - کیونکہ " ہم ان پر قادر نہیں ہیں " یہ قرار دے دیا کہ اسلام نعوذ باللہ ایک ایسا درخت ہے - جو اب شیریں پھل پیدا نہیں کر سکتا - اور اس میں زندگی کے آثار باقی نہیں - ورنہ کیا ممکن ہے - کہ اسلام زندہ مذہب ہو مگر دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں اپنی زندگی کا کوئی ثبوت پیش نہ کرے -

## نشانات و معجزات مذہب کی جان ہیں

درحقیقت نشانات و معجزات ہی ہیں - جن سے اسلام کی زندگی اور دیگر مذاہب پر فضیلت ثابت ہوتی ہے - مگر مسلمانوں کی بدقسمتی کہ انہوں نے نہ تو اس مقدس انسان کو قبول کیا جس کا دعوےٰ تھا - کہ اگر کسی نے نشانات و معجزات دیکھنے ہوں تو میرے پاس آئے - اور نہ اس جماعت میں شامل ہوئے جو اب بھی اللہ تعالےٰ کے بیسیوں تازہ نشانات اپنی آنکھوں سے دیکھتی اور اپنے ایمان کو معرفت اور یقین میں بڑھاتی جاتی ہے - اس کے لئے اسلام ایک ایسا درخت ہے - جو تازہ بتازہ پھل دیتا ہے - جسے یہ پھل حاصل نہیں وہ اپنی محرومی کا آپ ذمہ دار ہے - جو لوگ یہ پھل کھانا چاہتے ہیں - انہیں چاہئیے کہ احمدیت قبول کریں - کیونکہ آج بھی اسلام میں نشانات نظر آ سکتے ہیں - اور آج بھی وہ خدا کو اسی طرح معجزات ظاہر کرتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں جسطرح اس نے ہمیشہ اپنے انبیاء کے زمانہ میں معجزات ظاہر کئے -

# مشرقی افریقہ میں اشاعت احمدیت کی تاریخ

اور

# جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ کے مختصر حالات

## ممباسہ کی جماعت احمدیہ

ممباسہ جہاں سے احمدیت کی تبلیغ کا آغاز ہوا۔ وہاں اب خدا کے فضل سے ایک مخلصین کی جماعت ہے۔ مکرم بھائی اکبر علی خان صاحب مرحوم احمدیوں اور غیروں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے آپ کو بے حد عقیدت و محبت تھی۔ لیکن افسوس کہ ان کی زندگی نے وفا نہ کی اور وہ اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے۔ ڈاکٹر محمد علی خان صاحب مرحوم ان کے بھائی اور مکرم بابو محمد عالم صاحب اور جماعت کے دوسرے نوجوان اخلاص میں اچھی ترقی کر رہے ہیں۔ بابو محمد عالم صاحب نے جوبلی کی تقریب پر ایک ہزار روپیہ جوبلی فنڈ میں دیا۔ اور ٹانگانیکا کے احمدیوں میں سے ڈاکٹر احمد دین صاحب نے ایک ہزار روپیہ جوبلی فنڈ میں ادا کیا۔ اور باقی افراد نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

## اشاعت احمدیت کا دوسرا دور

مشرقی افریقہ میں اشاعت احمدیت کا دوسرا دور ۱۹۳۴ء سے شروع ہوتا ہے۔ نیروبی سے اسی میل کے فاصلہ پر الگ تھلگ ایک مختصر گاؤں مگاڈی نامی میں مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب نے تبلیغ احمدیت شروع کی۔ اس پر مخالفین احمدیت بھڑکے اور مخالفت پر تل گئے۔ غیر احمدیوں نے ایک انجمن قائم کر کے وسیع نظام قائم کیا اور مشرقی افریقہ میں اس کی شاخیں قائم کیں۔ اور نیروبی احمدیت کی تبلیغ اور مخالفت کا بہت بڑا مرکز بن گیا۔ جماعت نیروبی نے بڑے جوش اور اخلاص سے کام کیا۔ بڑے سے لے کر چھوٹے تک نے زبانی۔ تحریری تبلیغ کرنا شروع کی۔ پریس قائم کیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے بڑی بڑی تنخواہیں پانے والے اور دنیاوی عزت کے لحاظ سے اعلیٰ پایہ رکھنے والے احمدی پریس کی مشین دفتروں کے اوقات کے بعد آ کر چلاتے۔ اور راتوں کو کام کرتے۔ جماعت نیروبی کا یہ کام مجموعی لحاظ سے غیر معمولی ہے۔ سب نے ہی بہترین نمونہ دکھایا۔ آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ مخالفین نے ہندوستان سے ایک بدزبان دشمن احمدیت کو بلایا۔ ادھر جماعت نیروبی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست برائے مبلغ بھیجی حضور نے اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور خاکسار مبارک احمد پسر منشی محمد دین صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ کو ارشاد فرمایا کہ بہت جلد مشرقی افریقہ میں دار التبلیغ کو باقاعدگی کے ساتھ قائم کردں۔

خاکسار ۲۴ر نومبر نیروبی پہنچ گیا۔ گذشتہ پانچ سال میں کیا ہوا اس کی تفصیلی بیان کرنی میرے لئے بہت مشکل ہے۔ لیکن چونکہ یہ دور پہلے دور سے بھی زیادہ اہم ہے، اس لئے اختصار کے ساتھ میں اس دور کی بعض تفصیلات ناظرین "الفضل" کے سامنے رکھتا ہوں۔

## مباحثات

خاکسار کی آمد پر تین مباحثے نیروبی میں لعل حسین کے ساتھ خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات مسیح علیہ السلام اور اجرائے نبوت پر کئے۔ تمام اقوام کے لوگ غیر معمولی تعداد اور شوق کے ساتھ اس مباحثہ کو سننے کے لئے شریک ہوئے۔ دور دور سے لوگ آئے۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنی برکات کا نزول فرمایا۔ اور غیر معمولی کامیابی عطا فرمائی۔

## اصل باشندوں میں تبلیغ

پھر مختلف مقامات میں لیکچروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی چونکہ یہ ہدایت تھی کہ اصل باشندوں میں کام شروع کیا جائے۔ اور قیام احمدیت تبلیغی طور پر تبھی ہو سکتا ہے کہ افریقن کی جماعت تیار ہو جائے۔ اس لئے خاکسار نے اس ہدایت کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوشش شروع کی۔ تمام مشرقی افریقہ کا دورہ کر کے علاقہ کا انتخاب کیا اور ٹبورا جو ٹانگانیکا میں تقریباً دار السلام کے بعد سب سے بڑا دیسی قصبہ ہے۔ میں اکتوبر ۳۶ء سے باقاعدہ افریقن میں کام شروع کیا۔ اس سے قبل میں ٹبورا میں مارچ ۱۹۳۶ء میں ایک ماہ کے لئے گیا۔ اور اسلام کی تائید و عیسائیت کے بطلان میں خدا کے فضل سے نہایت عظیم الشان پبلک جلسوں میں تقریریں کیں۔ لگاتار قرآن و حدیث کا درس اور تبلیغی مضامین پر روشنی اور روزانہ ہی قریباً نئے سے نئے مولوی اور افریقن شیوخ سے گفتگو اور اس میں کامیابی کی وجہ سے غیر معمولی طور پر چرچا شروع ہو گیا۔ علاقہ کے حالات کا مطالعہ کیا۔ دوسرے علاقوں کے حالات سے مقابلہ کر کے دوبارہ خاکسار اکتوبر ۳۶ء میں آیا۔

## احمدیہ سکول کا اجراء

ایک احمدیہ سکول کھولنے کے لئے کوشش شروع کی۔ سب سے پہلے یکم نومبر سنہ ۳۶ء سے مذہبی سکول جس میں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانا شروع کیا گیا کھولا گیا۔ سکول کے لئے گورنمنٹ کی منظوری لینی ضروری تھی۔ مقامی افسران حکومت نے اس میں کافی روک ڈالی اور مخالفت کی لیکن محکمہ تعلیم کے ہمدردانہ رویہ نے آخر کار لمبی تحقیقات اور ہمارے مطالبات کی معقولیت کو تسلیم کرتے ہوئے منظوری دیدی۔ اور "احمدیہ مسلم سکول" کے نام سے سکول رجسٹرڈ ہو گیا اور ۱۱ر جنوری ۱۹۳۷ء سے باقاعدہ سکول کا افتتاح ہوا اب یہ سکول اپنی عمر کے تین سال طے کر چکا ہے۔ اس عرصہ میں سکول کا افتتاح ہوا۔ اس عرصہ میں سکول درجہ اول سے بڑھ کر درجہ پنجم تک پہنچ چکا ہے۔ قریباً ڈیڑھ ہزار شلنگ سالانہ خرچ ہے۔ افریقن طلباء کی تمام تعلیمی ضروریات مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ گورنمنٹ آفیسرز اور محکمہ تعلیم کے اعلیٰ آفیسر ڈائرکٹر آف ایجوکیشن انسپکٹرز آف سکولز وقتاً فوقتاً سکول کا معائنہ کرتے اور ہمیشہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ محکمہ تعلیم نے گذشتہ سال استادوں کی تنخواہ کا ۳/۴ حصہ گرانٹ کے طور پر سکول کو دینا شروع کیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ سب سے پہلا احمدیہ مسلم اور انڈین مشن کا سکول ہے جو مسلمانوں اور افریقن میں تعلیم کا کام کر رہا ہے۔ دینی طور پر سکول کے لڑکے خدا کے فضل سے کافی دینی معلومات حاصل کر چکے ہیں۔ قرآن مجید بیس سپاروں تک پڑھ چکے ہیں۔ بڑی کلاس کے طالب علموں نے آخری سورتیں حفظ کر لی ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت سکول میں نئی نئی سکیمیں جاری کی جاتی ہیں۔ سکول کے افتتاح سے مخالفت کافی سے زیادہ ہو گئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ سکول بفضل خدا ترقی کی طرف قدم اٹھا رہا ہے۔

## سرکاری سکولوں اور جیلوں میں دینی تعلیم

مزید برآں گورنمنٹ افریقن سکولوں میں بھی دینی تعلیم ہفتہ میں دو مرتبہ اور قیدیوں میں بھی مذہبی و اخلاقی لیکچروں کا سلسلہ

شروع کیا گیا۔ اور مشرقی افریقہ میں یہ پہلی مرتبہ ہے۔ کہ کسی مسلم مشنری اور اسلامی سوسائٹی نے قیدیوں اور گورنمنٹ افریقین سکول میں مذہبی تعلیم کا انتظام کر رکھا ہو۔ اس کے نتیجہ میں احمدیت طالب علموں کے کے ذریعہ سے مختلف علاقوں میں شہرت حاصل کر رہی ہے۔ بعض طالب علم احمدی ہو چکے ہیں۔ خدا کے فضل سے ایک طالب علم نے جواب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس۔ سے ہے۔

علاوہ ماہواری چندوں کے جوبلی فنڈ میں دس شلنگ چندہ دیا۔ قیدیوں میں سے خدا تعالےٰ نے ہمیں دو افراد عطا فرمائے۔ جو کہ ہندوستانی ہیں۔ اور گذشتہ تین سال کی محنت۔ تبلیغی و تعلیمی جدوجہد کے نتیجہ میں ان لوگوں نے اردو زبان سیکھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتا۔ بوں سلسلہ کے اخبارات علی الخصوص اخبار الفضل کے خطبہ نمبر کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے کے بعد

احمدیت کے قبول کرنے میں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بعیت میں اخروی سعادت پائی اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی نورانی شعاعوں سے ان لوگوں نے اپنے دلوں کو منور کیا۔ اور اب تہجد کی نماز کے عاشق۔ سلسلہ کے

شیدائی۔ احمدیت کے فدائی۔ ماہ اگست ۱۹۳۹ء میں رہا ہوئے ہیں۔ اور سلسلہ کے کاموں میں حصہ لے رہے ہیں۔ چندوں میں اخلاص کا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ باوجود مالی مشکلات کے جوبلی فنڈ میں ۲۵/۰ شلنگ کے قریب۔ چندہ دیا ۔ خاکسار:۔ شیخ مبارک احمد



**ضرورت ناطہ** مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل۔ گجرات کے باشندے۔ مخلص احمدی ہیں۔ مبلغ ۱۲۰/۰ روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ ۲۰۰/۰ روپے تک۔ ۱۰/۸/۱۷ سالانہ ترقی ہوگی۔ آئندہ نمبر آنے پر چارسو روپے تک تنخواہ ہوگی۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ ان کو تعلیم یافتہ سلیقہ شعار معزز مخلص خاندان کے رشتہ کی ضرورت ہے۔

حاجت مند اصحاب ان کے والد مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب کی معرفت رشتہ کے متعلق خط و کتابت کریں۔ اور لڑکی کے حالات و کوائف مع جملہ شرائط متعلقہ نکاح درج فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ خط و کتابت کی ضرورت نہ رہے۔

مرزا محمد شریف بیگ صاحب والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ کوئی بھائی بہن اور اولاد نہیں ہے ۔

# زمینوں کی قیمت میں رعایت کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء کو ختم ہوجائیگی

جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ اس سال جلسہ خلافت جوبلی کی تقریب پر زمینوں کی قیمت میں خاص رعایت کی گئی تھی۔ جو بعض صورتوں میں تیرہ چودہ فیصدی کے قریب پہنچی تھی اور کسی صورت میں دس فیصدی سے کم نہ تھی۔ اس رعایت سے بہت سے دوستوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک محلہ دار الرحمت اور دارالیسر اور دارالبرکات میں بعض قطعات خالی ہیں۔ اس لئے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ رعایت ۱۵۔ جنوری ۱۹۴۰ء تک جاری رہے گی جس کے بعد اصل قیمت بحال کر دی جائے گی۔ پس جو دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ بہت جلد خاکسار کو مطلع فرمائیں تاکہ ان کے لئے کوئی مناسب قطعہ ریزرو کر دیا جائے۔ مگر یہ بات واضح رہنی چاہئے۔ کہ یہ رعایت صرف ان دوستوں کو دی جائے گی۔ جو ساری قیمت ۱۵۔ جنوری ۱۹۴۰ء تک نقد ادا کر دیں گے۔ موٹے طور پر شرح قیمت حسب ذیل ہے :۔

(۱) دارالرحمت برلب سڑک کلاں رعائتی شرح فی مرلہ ۱۷/۸ روپے

(۲) " اندرون محلہ بیس فٹ کے رستہ پر " ۱۳/۸ روپے

(۳) دارالیسر برلب سڑک کلاں فی مرلہ ۲۵/۰ روپے

(۴) دارالیسر اندرون محلہ بیس فٹ کے رستہ پر فی مرلہ ۱۲/۰ روپے

(۵) دارالبرکات فی مرلہ ۲۵/۰ روپے

(۶) " قطعات برائے دوکانات متصل ریلوے سٹیشن ۶۰/۰ روپے

خاکسار :۔ مرزا بشیر احمد قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

**لنڈن** ۱۱ جنوری۔ سکنڈے نیویا کے تین ملکوں نے روس کے خلاف فن لینڈ کی ہر ممکن امداد کا اعلان کر دیا ہے۔

آج سویڈن کے بادشاہ نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا کہ اہل سویڈن متحد اور مضبوط ہیں اور انہوں نے فن لینڈ کی امداد کا عزم کیا ہوا ہے اسی طرح ناروے۔ ڈنمارک کے شہزادہ اور یا نے فن لینڈ کے لئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔ ناروے کی پبلک بھی ملک کی حفاظت کے معاملہ میں دلچسپی لے رہی ہے اور اس کی تمام تر ہمدردی فن لینڈ کے ساتھ ہے۔

ہلسنکی کی اطلاع ہے کہ اطالوی ہوا بازوں کا پہلا دستہ فن لینڈ پہنچ گیا ہے ایک اطلاع کے مطابق جرمنی نے جو اطالوی طیارے روک لئے تھے۔ اب اس نے اطالیہ کے احتجاج کی بنا پر چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

**کلکتہ** ۱۱ جنوری۔ سپیکر بنگال اسمبلی نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ کہ زلزلہ فنڈ کے سلسلہ میں ایک ہزار روپے کی پہلی قسط صدر جمہوریہ ترکیہ کے نام ۱۲ جنوری کو ارسال کی جا رہی ہے۔

**لنڈن** ۱۱ جنوری۔ آج سکاٹ لینڈ کے ساحل پر تین جرمن طیارے پرواز کرتے ہوئے دیکھے گئے جو مقابلہ کے بعد بھگا دیئے گئے۔

کل ڈنمارک کے جن دو جہازوں پر جرمن طیاروں نے بمباری کی تھی وہ انگلستان کی ایک بندرگاہ پر پہنچ گئے۔ جرمنوں نے اس بمباری کو حق بجانب قرار دیا ہے ان کا بیان ہے کہ یہ جہاز برطانوی جہازوں کی نگرانی میں جا رہے تھے۔

نیویارک کی اطلاع ہے کہ جرمن جنگی جہاز خط استوا کے آس پاس چکر لگا رہے ہیں۔ تاکہ ان جرمن تجارتی جہازوں کو جنہیں برازیل کی بندرگاہوں سے نکل جانے کا حکم مل گیا ہے اپنی حفاظت میں واپس جرمنی لے آئیں۔

**لنڈن** ۱۱ جنوری۔ برطانیہ کی وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ آج صبح جرمن طیاروں نے انگلستان کے شمال مشرقی ساحل پر پرواز کی۔ برطانوی طیارے بھی مقابلہ کے لئے پہنچ گئے۔ مگر جرمن طیارے بھاگ گئے۔

آج مغربی محاذ پر جرمن اور فرانسیسی طیاروں میں مقابلہ ہوا۔ جس سے دو جرمن طیارے گرائے گئے۔ تازہ ترین فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کے مشرقی اور مغربی علاقوں میں دیکھ بھال اور گشتی سرگرمیاں جاری رہیں موسم صاف ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے فضائی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔

**وردھا گنج** ۱۱ جنوری۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر کانگرس نے وائسرائے کی بمبئی والی تقریر کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ وائسرائے نے سٹیچو آف ویسٹ منسٹر کے طرز کے درجہ نو آبادیات کا ذکر کیا ہے لیکن کانگرس کا نصب العین آزادی ہے وائسرائے نے بہت سی پارٹیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور ان سے کوئی سمجھوتہ کرنے کی اپیل کی یہ بتانا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ پارٹی لیڈر اپنے فرقوں کے پورے معنوں میں نمائندے نہیں۔ گو کانگرس سارے ہندوستان کی ترجمانی کا دعویٰ کرتی ہے آئینی طور پر وہ کانگرسی ممبروں کے علاوہ اور کسی کی نمائندگی نہیں کرتی۔ اسی طرح مسٹر جناح بھی گو وہ ایک بہت اہم آل انڈیا مسلم جماعت کے صدر ہیں۔ لیکن آئینی طور پر وہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے ترجمان نہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ ایسی مسلم جماعتیں بھی ہیں۔ جو ان کے خلاف ہیں۔ یہی بات ڈاکٹر امبیدکر پر صادق آتی ہے۔ اس لئے جب وائسرائے مختلف پارٹیوں سے اپیل کرتے ہیں۔ تو وہ اس بنیادی خامی کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ایسی پارٹیاں آزادیٔ ہندوستان کی سکیم کی ترتیب جیسے نہایت اہم معاملہ کے متعلق کوئی منصفانہ فیصلہ نہیں دے سکتیں۔ جب تک برطانوی گورنمنٹ کا رویہ اس معاملہ میں نہیں بدلے گا ان کی طرف سے جو یقین دلایا جا رہا ہے وہ بے وزن رہے گا۔

**لنڈن** ۱۲ جنوری۔ برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے کل رات مغربی جرمنی پر اڑان کی۔ ہوائی وزارت کا بیان ہے کہ اڑان کامیاب رہی۔ جہاز جرمن ہوائی اڈہ کی دیکھ بھال کر کے واپس آ گئے۔

جرمنی کے ہوائی جہازوں نے انگلستان کے ساحلوں پر اڑان کی۔ جن کا پیچھا کیا گیا۔ ایک جہاز کو سوراخ ہو گئے۔ اور وہ ڈنمارک میں اترنے پر مجبور ہو گیا۔ جہاں اسے نظر بند کر لیا گیا۔

آج برطانیہ کے نئے وزیر جنگ نے اپنے عہدہ کا چارج سنبھال لیا ہے ان پر انفلوئنزا کا حملہ ہوا تھا۔ مگر اب اچھے ہیں۔

آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے عورتوں کی ایک فوج بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو فوجی سامان لانے اور لے جانے کا کام کرے گی۔

فرانس کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مغربی میدان جنگ میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ حسب معمول گشتی فوج کی سرگرمی جاری رہی۔

فرانس اور برطانیہ نے امریکہ سے ۱۲ ہزار ہوائی جہاز خریدنے کا انتظام کیا ہے۔

ایک برطانوی ہوا باز نے ۶½ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار کا تجربہ کیا۔ ہوا باز اس تیز رفتاری کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا مگر بعد میں ہوش آ گیا۔

برطانیہ کا جہاز گرنٹاہ جس کا وزن ۷۰۰ ۲ ٹن تھا۔ بارود کی سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا ہے۔ تمام جہازی بچا لئے گئے۔

ٹوکیو کی خبر ہے کہ جاپان کے وزیر اعظم اپنی وزارت کا استعفیٰ شہنشاہ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

**بمبئی** ۱۲ جنوری۔ آج وائسرائے ہند جلوس کی صورت میں پرنس ٹاؤن ہال میں تشریف لے گئے۔ ہزاروں لوگ راستے میں کھڑے تھے۔ جنہوں نے خیر مقدم کرتے ہوئے خوشی کے نعرے لگائے۔ ٹاؤن ہال میں وائسرائے نے ایک نمائش کا افتتاح کیا اور مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے بمبئی ہائیکورٹ میں گئے۔ جہاں چیف جسٹس نے خیر مقدم کیا۔ وائسرائے ہند نے ججوں اور بڑے بڑے وکلاء سے ملاقات کی۔

**بمبئی** ۱۲ جنوری۔ کل صبح مسٹر جناح وائسرائے ہند سے ملاقات کریں گے۔ آج انہوں نے گورنر بمبئی سے ملاقات کی مسٹر جناح اور مسٹر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا کے درمیان ملاقات کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

پنڈت مدن موہن مالویہ آل انڈیا اورنٹیل کانفرنس کے دسویں اجلاس کے صدر منتخب کئے گئے ہیں یہ اجلاس ۱۲ مارچ تری پاتی مدراس میں ہوگا۔

**دہلی** ۱۲ جنوری۔ گورنمنٹ برطانیہ نے گورنمنٹ ہند کو ۴ لاکھ فوجی کمبل بنانے کا آرڈر دیا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے حکومت ترکی کو ایک ہزار خیمے معنت پیش کئے ہیں۔ تاکہ جن لوگوں کے مکان گر گئے ہیں۔ وہ ان میں رہ سکیں۔ ان خیموں میں سولہ ہزار آدمی رہ سکیں گے۔

**امرتسر** ۱۲ جنوری۔ دلالوں کی ہڑتال کی وجہ سے کھانڈ کی منڈی دو دن کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ دلال زیادہ اجرت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

**دہلی** ۱۲ جنوری۔ وزیرستان میں پھر گڑبڑ پیدا ہو رہی ہے۔ باقی سرحد میں امن ہے۔

**واشنگٹن** ۱۱ جنوری۔ امریکہ کے سابق سکرٹری آف سٹیٹ نے ایک شائع شدہ بیان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ امریکہ کو چاہیئے کہ وہ سامان جنگ وغیرہ جاپان کے لئے نہ بھیجے تاکہ جاپان اس ناراضگی کا اندازہ کر سکے جو اس کے خلاف امریکہ میں پائی جاتی ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی